اجتماعِ عام میں منظور کی جانے والی قرار دادیں

امن و امان

مرکزی حکومت کے امن قائم کرنے کے تمام دعوؤں کے باوجود آج ملک بالخصوص سندھ شدید ترین بدامنی ، قتل و غارت گری اور عدم تحفّظ کا شکار ہے ۔ اب تو حد یہ ہے کہ کوئی ایک اکیلا شخص ہی نہیں بلکہ مسافروں سے بھری ہوئی بسیں شاہراہوں سے اغوا کرلی جاتی ہیں ، ٹرینوں پر منظم حملے کیے جاتے ہیں ، بنک لوٹنا ایک معمول بن چکا ہے ۔ اگر تھانوں میں مظلوم اور بے کس عوام پر تشدّد کیا جائے ، خواتین کی بے حرمتی ہو اور امن و امان قائم کرنے پر مامور سرکاری عملہ خود بھی کہیں ڈاکے ڈالتے ہوئے پکڑا جائے تو پھر عوام کی جان و مال ، عزت اور آبرو کیسے محفوظ رہ سکتی ہے ۔

حکمران خود تو اپنی حفاظت کے معاملہ میں بڑے محتاط بھی ہیں اور حساس بھی لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے شہریوں کو لٹیروں اور ڈکیتوں کی تحویل میں دے دیا ہے۔

ان حالات میں جماعتِ اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا یہ عظیم الشان جلسہ عام حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں امن و امان قائم کرنے اور شہریوں کو تحفّظ فراہم کرنے کی اپنی اولین اور بنیادی ذمہ داری پوری کرے ۔ بد عنوان عناصر کی سرپرستی فوری طور پر بند کی جائے اور پولیس میں جرائم پیشہ افراد کی بھرتی کے احکام منسوخ کر کے آئندہ اچھی شہرت اور دیانت کے حامل افراد کو بھرتی کرے ۔

جلسہ عام واضح کرتا ہے کہ اگر کوئی حکومت امن و امان کے قیام میں بری طرح ناکام ثابت ہو جائے تو پھر اسے عوام کی گردنوں پر مسلط رہنے اور مظلوم شہریوں سے ٹیکس وصول کرنے کا حق حاصل نہیں رہتا ۔ اس لیے حکومت عوام سے کھوکھلے وعدے کرنے ، اپوزیشن سے محاذ آرائی کرنے اور سیاسی مخالفین سے انتقام لینے کی بجائے سنجیدگی کے ساتھ امن و امان کی بحالی کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کرے اور تمام شہریوں کو بلاامتیاز تحفظ فراہم کرنے کی اپنی ذمہ داری پوری کرے ۔

گرانی اور بے روزگاری کے بارے میں

جماعتِ اسلامی کا یہ کُل پاکستان جلسہ عام ملک کی تیزی سے بگڑتی ہوئی معاشی صورتِ حال پر شدید اضطراب کا اظہار کرتا ہے ۔ امن و امان کی بگڑتی ہوئی حالت نے پہلے ہی معیشت کا حلیہ بگاڑ دیا تھا لیکن موجودہ حکومت کی گیارہ مہینے کی پالیسیوں نے بے یقینی کو اور بڑھا دیا ہے ۔ بچت اور سرمایہ کاری میں کمی ہو رہی ہے اور سرمایہ تیزی سے ملک سے باہر جا رہا ہے ۔ بے روزگاری روز افزوں ہے ، اور روزگار کے جو مواقع باقی رہ گئے ہیں ان کو غاصبانہ انداز میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو نوازنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ صلاحیت ، کارکردگی اور قانون کی پابندی کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے ۔ اشیائے ضرورت کی قلت پیدا ہو رہی ہے اور گرانی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۔ مکان ، ریل اور جہاز کے کرائے اور آٹا ، چینی ، گیس اور بجلی کے نرخ میں اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ ہر چیز مہنگی ہو رہی ہے ۔ پاکستان کے روپے کی قیمت برابر کم ہو رہی ہے اور نومبر ۱۹۸۸ء کے مقابلے میں اس وقت روپے کی بین الاقوامی حیثیت پندرہ فیصد سے بھی زیادہ گر چکی ہے ۔ معاشی طور پر یہ سال ایک تاریک سال رہا ہے اور حکومت معاشی پالیسیوں میں کوئی بنیادی تبدیلی لانے کی کسی اہلیت کا ثبوت نہیں دے سکی ہے اور خدشہ ہے کہ حکومت کی نااہلی ، بد عنوانی اور سیاسی جانبداری ملک کی معیشت کو مکمل طور پر دیوالیہ کر کے رکھ دے گی ۔ جس کے سیاسی اثرات بڑے تباہ کن ہو سکتے ہیں ۔ بیرونی قرضوں پر انحصار پہلے ہی کوئی کم نہ تھا مگر اب تو معلوم ہوتا ہے کہ معیشت کی باگ دوڑ آئی ایم ایف ، ورلڈ بنک اور عالمی یہودی بنکاروں کے ہاتھ میں ہے جو جس طرح چاہتے ہیں ہماری معاشی قسمت سے کھیل رہے ہیں ۔ حکومت کی معاشی پالیسی کی ناکامی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے ۔

ان حالات کو صرف اسلام کے اصولوں پر مبنی بنیادی معاشی اصلاحات سے تبدیل کیا جا سکتا

ہے ، جو موجودہ حکومت کے ہاتھوں ممکن نظر نہیں آتا ۔ وقت کی اہم ترین ضرورت بنیادی طور پر نئی معاشی حکمتِ عملی ہے جو اسلامی قیادت ہی کے ذریعے ممکن ہے ۔

ذرائع ابلاغ

موجودہ حکومت نے برسراقتدار آتے ہی یہ عوامی وعدہ کیا تھا کہ پریس ٹرسٹ جلد توڑ دیا جائے گا۔ ریڈیو اور ٹی وی کو سرکاری مداخلت سے آزاد کر دیا جائے گا اور اپوزیشن کو مناسب کوریج دی جائے گی ۔

لیکن اپنی سابقہ روش کے مطابق گزشتہ گیارہ مہینوں میں اس کا عمل ان وعدوں کے بالکل برعکس رہا ہے ۔ ٹرسٹ کے اخبارات جو قوم کی امانت ہیں عملاً حکمران پارٹی کے گزٹ بن چکے ہیں۔ ریڈیو ، ٹی وی کو جھوٹ گھڑنے اور پھیلانے کے اڈوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ یہ رات دن حکمرانوں کی شان میں قصیدے پڑھنے اور اپوزیشن کی کردار کشی میں مصروف ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ریڈیو اور بالخصوص ٹی وی کو فحاشی و عریانی کے فروغ کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ ان کے مخرب اخلاق پروگرام جنسی بے راہ روی پھیلانے کی منظم سازش کی ایک کڑی ہیں۔ غریب عوام کو مزید لوٹنے کے لیے ریڈیو ، ٹی وی کو جوئے اور لاٹری کو عام کرنے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے ۔ یہ پوری قوم کے ساتھ ایک کھلی دشمنی ہے ۔

اس لیے جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ ملک گیر جلسۂ عام مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذرائع ابلاغ کے ان اداروں کو جو اس کے ہاتھوں میں قوم کی امانت ہیں خود قوم کے مفاد کے خلاف استعمال کرنے سے اجتناب کرے ۔ ریڈیو اور ٹی وی سے فحش پروگرام بند کرے اور اپوزیشن کی کردار کشی کی پالیسی ترک کرے۔ اور ان ذرائع ابلاغ کو اپنے پارٹی مفادات کے بجائے قوم کی ضروریات اور امنگوں کے مطابق چلائے ۔

کسانوں کے مسائل

پاکستان کی معیشت کا انحصار بنیادی طور پر زراعت پر ہے جو کاشتکار کی دن رات کی محنت کی رہین منت ہے لیکن بد قسمتی سے کاشتکار کو اپنی محنت کا پورا صلہ نہیں ملتا ۔ موجودہ حکومت نے بھی اس کی حالت بہتر بنانے کے لیے ابھی تک کچھ نہیں کیا بلکہ اس حکومت کی غلط پالیسیوں کی بنا پر وہ پہلے سے زیادہ مشکل میں گرفتار ہو گیا ہے ۔ آج اسے یوریا کھاد بلیک میں ۱۶۰ روپے تک فی بوری

خریدنی پڑتی ہے اور وہ بھی آسانی سے نہیں ملتی ۔ بجلی کا زرعی نرخ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں ۶۰ روپے سے ۱۰۹ روپے فی ہارس پاور ہو گیا ہے ۔ جس نے آبپاشی کے لیے زیرِ زمین پانی کے استعمال کو تقریباً ناممکن بنا دیا ہے ۔ زرعی آلات اور ٹریکٹر انتہائی مہنگے ہو گئے ہیں ۔ اسی طرح کیڑے مار ادویہ بھی بے حد مہنگی ہو چکی ہیں ۔ لیکن اس کی پیداوار حکومت مختلف طریقوں سے اسے کنٹرول اور مجبور کر کے سستے داموں خرید لیتی ہے اور خود اسے بر آمد کر کے بے تحاشا نفع کماتی ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسان بدحال ہو رہا ہے ۔ ہماری معیشت تباہ ہو رہی ہے ۔ دیہاتی آبادی شہروں کا رخ کر رہی ہے اور شہر لاینحل مسائل میں الجھتے جا رہے ہیں ۔

لہٰذا جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ جلسہ عام حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

۱ ۔ کاشتکار کا استحصال ختم کیا جائے ۔

۲ ۔ کاشت کی ضروریات بیج ، کھاد ، آلاتِ زراعت اور بجلی و ڈیزل اسے منصفانہ قیمتوں پر مہیا کیا جائے ۔ بیج اور کھاد وقت پر اور سہولت سے فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے ۔

۳ ۔ چھوٹے کاشت کاروں کو زرعی ترقی کے لیے بلا سود قرضے دیئے جائیں ۔

۴ ۔ چھوٹے باران ڈیم بنا کر اور دیگر طریقوں سے ذرائع آبپاشی کو بڑھایا جائے ۔

۵ ۔ دیہاتوں میں گھریلو صنعتوں اور زراعت پر مبنی صنعتوں کو فروغ دیا جائے اور اس مقصد کے لیے حکومت کی طرف سے امداد دی جائے تاکہ کسان اور دیہی آبادی کی آمدنی میں اضافہ ہو اور بے روزگاری ختم ہو سکے ۔

۶ ۔ دوسرے ممالک سے انتہائی مہنگے داموں غلہ درآمد کرنے کی بجائے اپنے کسان کی ایسی حوصلہ افزائی کی جائے کہ ملک نہ صرف خوراک میں خود کفیل ہو بلکہ وہ غلہ بر آمد کرنے کے قابل ہو جائے ۔

مزدوروں کے بارے میں

مزدوروں سے جو زیادتیاں اور ناانصافیاں روا رکھی جا رہی ہیں ، جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ ملک گیر جلسہ عام ان پر تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ ملک کی موجود وفاقی حکومت نے اپنے منشور اور سارے دعوؤں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے ایک سالہ اقتدار میں مزدوروں اور غریبوں کا مداوا کرنے اور ان کی زندگی کو بہتر بنانے کے بجائے زخموں پر نمک پاشی کی ہے ۔ حتّٰی کہ آج تک لیبر پالیسی کا اعلان بھی نہیں کیا گیا ۔ لہٰذا یہ جلسہ عام مطالبہ کرتا ہے:

کہ وفاقی حکومت فوری طور پر اپنی لیبر پالیسی کا اعلان کرے جس میں:

۱ ۔ ملک کے تمام صنعتی اداروں میں بشمول پی آئی اے مزدوروں کا حقِ یونین سازی و اجتماعی سودا کاری تسلیم اور بحال کیا جائے ۔

۲ ۔ کارکن کا مجموعی معاوضہ کم از کم دو ہزار روپے رکھ لیا جائے ۔

۳ ۔ مزدوروں سے متعلق قوانین کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس طرح اصلاح و ترمیم کی جائے کہ مزدوروں کے حقوق کا پورا تحفّظ ہو اور ہر ایک کے ساتھ انصاف ہو سکے اور صنعتی پیداوار میں اضافہ ہو ۔

۴ ۔ مزدوروں کو صنعتوں کے منافع اور ملکیت میں حصہ دار بنایا جائے ۔ یہ جلسہ عام ملک کے مزدوروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان مطالبات کو منوانے اور ملک میں ایک صحیح اسلامی نظام قائم کرنے کے لیے جماعتِ اسلامی کے ساتھ مل کر جدوجہد کریں کیونکہ ان کے دکھوں کا مداوا اور حقیقی انصاف کا حصول قرآن و سنّت پر مبنی معاشرہ کے قیام کے ذریعہ ہی ممکن ہے ۔

طلبہ مسائل

طلبہ ہمارے ملک و قوم کا باشعور طبقہ اور مستقبل کی امید ہیں ۔ لیکن یہ دکھ کی بات ہے کہ ہمیشہ طلبہ گوناگوں مسائل سے دوچار رہے ہیں ۔ موجودہ نظام تعلیم ہمارے دینی عقائد اور ملی تشخص کی حفاظت اور نشوونما کی ضمانت نہیں دیتا۔ جب تک نظام تعلیم کو اسلامی اصولوں کے مطابق مرتب نہیں کیا جاتا ان مسائل کا کوئی نتیجہ خیز حل ممکن نہیں ہے۔

تعلیمی اداروں میں امن و امان کی صورتِ حال دگرگوں ہے ۔ یہ مسئلہ ان غیر طالب علم عناصر کا پیدا کردہ ہے جو اصحابِ اقتدار اور انتظامیہ کی سرپرستی میں تعلیم گاہوں کو اسلحہ خانہ بنا دیتے ہیں ۔ داخلوں کے وقت اہلیت و صلاحیت کو نظرانداز کرنا ملک کے مستقبل کو تباہ کرنے اور تعلیمی اداروں کے تقدس کو پامال کرنے کے مترادف ہے ۔ تعلیمی اداروں سے فارغ ہونے کے بعد طلبہ بے روزگاری کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ ہمارے معاشی اور سیاسی نظام کی غیر اسلامی اور غیر منصفانہ اٹھان نے طلبہ کو اپنے مستقبل سے مایوس کر دیا ہے ، جس کی وجہ سے بے راہ روی اور لاقانونیت جنم لے رہی ہے ۔ ملک میں یکساں نظام تعلیم کی بجائے دوہرا نظام رائج ہے جو قوم کے لیے زہر قاتل ہے ۔ خواتین یونیورسٹی کا قیام قوم کی دیرینہ خواہشات اور مطالبات کے باوجود آج تک ممکن نہیں ہو سکا ۔ طلبہ کی منتخب یونینوں پر ناروا پابندیاں بھی تعلیمی ماحول کو پراگندگی اور تشدد کی راہ پر ڈال دیتی ہیں ۔ اب تک تعلیمی اداروں سے جو اچھے مسلمان اور محبِ وطن پاکستانی قوم کو ملے ہیں وہ ان اساتذہ اور طلبہ تنظیموں کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں جو اسلامی نظریات کی بنیاد پر

تعلیمی میدان میں سرگرم عمل رہی ہیں ۔

جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ عظیم الشان جلسہ عام مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ نظام تعلیم کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے اور دوہرا نظام مکمل طور پر ختم کیا جائے ۔ تعلیمی اداروں میں صرف صلاحیت کی بنیاد پر داخلے دیے جائیں ، ملک کی تمام تعلیم گاہوں کو لسانی ، علاقائی اور نسلی عصبیتوں اور اسلحے سے پاک کیا جائے ۔ خواتین کے لیے علیحدہ یونیورسٹی جلد قائم کی جائے ۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قابلیت کی بنیاد پر روزگار مہیا کیے جائیں ۔

قرارداد ۔۔۔۔ عورتوں کے حقوق کا تحفظ

جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ عظیم الشان اجتماع ہمارے معاشرے میں عورتوں پر روا رکھے جانے والے مظالم ، ان کے حقوق کی پامالی اور ان کے استحصال کی شدید مذمت کرتا ہے ۔

شریعتِ اسلامی کی نظر میں مرد کی طرح عورت بھی اشرف المخلوقات میں شامل ہے ۔ بلکہ احترام انسانیت کے دائرے میں عورت اسلامی نقطۂ نظر سے زیادہ احترام کی حقدار ہے ۔ لیکن اسے ان حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو عطا کیے ہیں ، ہمارے معاشرے میں عورتوں کے اغواء ، ان کی بے حرمتی ، ان کی ڈھور ڈنگر کی طرح خرید و فروخت اور جائداد بالخصوص وراثت سے محرومی اور ان پر طرح طرح کے ظلم و ستم کے افسوسناک واقعات روزمرہ کا معمول بن گئے ہیں ۔ جماعتِ اسلامی کی نظر میں یہ بد ترین صورتِ حال ہمارے معاشرے میں رائج جاہلانہ رسم و رواج اور ہندوانہ رسومات کے اثراتِ بد کا نتیجہ ہے ۔ جماعتِ اسلامی کا یہ جلسہ عام اس صورتِ حال پر اپنی شدید تشویش اور گہرے اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور ملک کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عورتوں کی جان و مال کے احترام ، عزت و آبرو کی حفاظت اور اسلام کے عطا کردہ جملہ حقوق کی ضمانت کے بارے میں اپنی انتظامی اور قانونی ذمہ داریاں اس طرح پوری کریں کہ کسی کو عورتوں کی بے حرمتی کرنے اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی جرأت نہ ہو ۔ نیز یہ جلسۂ عام اس بات کی بھی مذمت کرتا ہے کہ عورت کو یہاں متاعِ تجارت اور ذریعۂ تشہیر بنا کر اس کی تذلیل و تحقیر کی جا رہی ہے ۔ چند زر پرست اور دولت کے حریص انسان اپنے کاروبار کو چمکانے اور حرصِ دولت کو پورا کرنے کے جنون میں عورت کو کھلونا بنا کر معاشرے کے اندر بے راہ روی اور جنسی آوارگی پھیلانے کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں اور حکومت کے ذرائع ابلاغ بالخصوص ٹیلی ویژن اس جرم میں پوری طرح شریک ہے ۔ یہ صورتِ حال اسلام و ایمان کے

بھی منافی ہے اور عقل و شرافت سے بھی دور ۔ ہم اس کے خلاف پوری قوت کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور ہر اس مہذب اور شریف انسان سے اس کے خلاف بھرپور آواز بلند کرنے کی اپیل کرتے ہیں جس کے اندر حیا ، ایمان اور خوف خدا کی ذرہ بھی رمق موجود ہے ۔

خارجہ پالیسی

ایک آزاد مسلمان ملک کی حیثیت سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے لیے ایک ہی ہدف ممکن ہے ۔ پاکستان کی آزادی ، سالمیت اور اس کے تشخص کی حفاظت اور سرفرازی ۔ ملتِ اسلامیہ دنیا کے تمام ممالک اور قوموں سے دوستی اور تعاون و مفاہمت کا تعلق قائم کرنا چاہتی ہے ۔ لیکن یہ تعلق برابری اور ایک دوسرے کی آزادی ، سالمیت اور نظریۂ حیات کے احترام سے مشروط ہے ۔ بڑی طاقتوں یا علاقے کے ممالک کی بلاواسطہ یا بالواسطہ بالادستی اور تسلط کا قیام یا ان پر انحصار اور کاسہ لیسی اس پالیسی کی ضد اور ہماری آزادی اور نظریاتی تشخص کے لیے خطرہ ہے ۔ جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ کل پاکستان جلسہ عام پاکستان کے لیے ایک حقیقی آزاد اور اسلامی خارجہ پالیسی کا مطالبہ کرتا ہے ۔ اور اس رجحان کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ ملک کا انحصار مغربی بلاک اور خصوصیت سے امریکہ پر اتنا بڑھتا جا رہا ہے کہ ہماری سیاسی اور معاشی آزادی پر حرف آ رہا ہے اور ملک کے اندرونی معاملات میں بیرونی مداخلت ناقابلِ برداشت حدود کو چھو رہی ہے ۔ نیز صہیونی اور ہندوستانی لابی نے ملک میں اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں اور داخلی حالات اور خارجہ تعلقات کو متأثر کر رہے ہیں ۔ مسلمانانِ پاکستان اپنی آزادی اور نظریہ کے خلاف یہ سازش ہرگز برداشت نہیں کریں گے ۔ یہ جلسہ عام ملک کی پارلیمنٹ ، سیاسی اور دینی جماعتوں اور ملک کے دانشوروں ، اہلِ قلم ، صحافیوں اور بااثر افراد سے مطالبہ کرتا ہے کہ خارجہ پالیسی میں رونما ہونے والے خطرناک انحرافات کا بروقت محاسبہ کریں تاکہ پاکستان کی خارجہ پالیسی ملک کی آزادی ، سالمیت ، اسلامی تشخص کی حفاظت ، مسلمان ممالک کے درمیان مؤثر معاشی اور سیاسی تعاون اور ایسی مضبوط قوت فراہم کرنے کا ذریعہ بنے جو دشمنوں کے مقابلہ میں سدّ سکندری ثابت ہو ۔

بھارت کی علاقے پر بالادستی کے بارے میں

جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ جلسہ عام بھارت کی ان کوششوں کی مذمت کرتا ہے جو وہ جنوبی ایشیا میں اپنی بالادستی قائم کرنے کے لیے کر رہا ہے اور ان کو علاقائی امن کے لیے سنگین خطرہ سمجھتا

ہے۔ بھارت کے ان مذموم رجحانات کا تدارک کرنے کی بجائے موجودہ مرکزی حکومت بھارت کے سامنے جھکنے کا جو رویہ اختیار کیے ہوئے ہے یہ جلسہ عام اس پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ پاکستان کے عوام دنیا کے تمام ملکوں سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں لیکن وہ اس علاقے پر بھارت کی بالادستی ایک لمحہ کے لیے بھی قبول نہیں کر سکتے۔

بھارت نے آج تک کھلے دل سے پاکستان کے وجود اور اس کے اس حق کو تسلیم نہیں کیا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ اور نظریہ کے مطابق اپنی آزاد مرضی سے اپنے مستقبل کی تشکیل کرے۔ بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں کو بار بار تسلیم کرنے کے باوجود نہ صرف یہ کہ ریاست جموں و کشمیر کے بڑے حصہ پر اپنا غاصبانہ قبضہ جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ ریاست کے اسلامی تشخص کو مٹانے اور وہاں کی مسلمان اکثریت کو اقلیت میں بدلنے، وہاں کے مسلمانوں کی تحریکِ آزادی کو جبر و تشدّد اور عسکری قوّت کے ذریعے کچلنے پر تلا ہوا ہے۔ سیاچن کے علاقے پر دھوکہ کے ذریعے قابض ہو گیا ہے اور وولر جھیل پر بین الاقوامی معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے دریائے جہلم کے پانی سے پاکستان کو محروم کرنے کے درپے ہے۔ نیز اس بند کے بنانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے متاثر ہونے والے مسلمانوں کو کشمیر سے نکال دیں۔ ان حالات میں بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھانا پاکستان کی منڈیوں کو بھارتی مصنوعات کے لیے پیش کر دینا اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو بھارت کے ثقافتی طائفوں اور تہذیبی یلغار کے لیے کھول دینا ملک کے مفاد سے کھلی کھلی بے وفائی ہے۔

یہ جلسہ عام اعلان کرتا ہے کہ پاکستان اور اہل پاکستان اس علاقے پر کسی شکل میں بھی بھارت کی بالادستی قبول نہیں کریں گے۔ اور سلامتی کونسل کی قردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل اور سیاچن سے بھارتی فوجوں کے فوری انخلاء کے بغیر بھارت سے تعلقات کو معمول پر لانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ جلسہ عام حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی بھی کوئی کمزوری یا سمجھوتہ ہرگز قبول نہیں ہوگا۔

جماعتِ اسلامی کا یہ جلسہ عام برِصغیر کی تاریخی بابری مسجد کی جگہ مندر بنانے کے مذموم بھارتی منصوبہ کو پورے عالمِ اسلام کے لیے ایک چیلنج سمجھتا ہے اور حکومتِ ہندوستان کو متنبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کے ایمان اور ان کے جذبات سے یہ خطرناک کھیل بند کرے۔ یہ جلسہ عام ہندوستان میں مسلمانوں کے خون کی ارزانی اور حال ہی بہار میں ان کی نسل کشی کی منظم کوششوں کی بھی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنی مجرمانہ خاموشی فی الفور ترک کر کے اور

بھارت کی ان جارحانہ کارروائیوں کے خلاف عالمی رائے عامہ کو منظم کرے اور ان کو مُرکوانے کے لیے عالمی برادری اور بالخصوص مسلم ممالک کو بھارت کے خلاف سفارتی دباؤ اور معاشی مقاطعہ کے لیے آمادہ کرے ۔

تحریکاتِ جہاد کی تائید و حمایت اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کے بارے میں

جہاد نہ صرف شرعی فریضہ ہے بلکہ اس میں اسلام کی شوکت اور مسلمانوں کی سربلندی کا راز پوشیدہ ہے ۔ جن اسلامی ممالک پر دشمنانِ اسلام بزور قوت قابض ہیں ان میں اب جگہ جگہ جہاد کی تحریکیں برپا ہو چکی ہیں ۔ اور اس امر کی ضرورت ہے کہ پوری ملتِ اسلامیہ ان تحریکات کا پورا پورا ساتھ دے ۔

جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ جلسہ عام ان تمام تحریکاتِ جہاد کی تائید و حمایت اور ان کے ساتھ اپنی اور مسلمانانِ عالم کی یکجہتی کا اعلان کرتا ہے جو فلپائن ، اری ٹیریا ، اراکان (برما) پٹانی اور دنیا کے دیگر علاقوں میں برپا ہیں ۔ یہ جلسہ عام ان مجاہدین کو یقین دلاتا ہے کہ ہم اپنے ممکن وسائل اور توانائیوں کے ساتھ ان کے ہمنوا اور ہمقدم ہیں ۔ نیز ہم تمام مسلم اقوام اور ان کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی مظلوم اقوام کی جدوجہد آزادی میں انہیں تنہا نہ چھوڑیں ۔ مسلمان کی تو تعریف ہی یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور حق و انصاف کے قیام کی جدوجہد میں ان کا ساتھ دیتا ہے ۔

یہ جلسہ عام مسلمان اقلیتوں پر کیے جانے والے مظالم کی بھی پرزور مذمت کرتا ہے ۔ آج بھارت میں مسلمانوں کے خون کی ارزانی ہر حد کو توڑ چکی ہے اور مسلمانوں کی اس نسل کشی کے خلاف پوری اسلامی دنیا کو اٹھ کھڑا ہونا چاہیے ۔

اسی طرح جلسہ عام بلغاریہ کے مسلمانوں پر کیے جانے والے ظلم و تشدّد کی شدید مذمت کرتا ہے ۔ بلغاریہ کی کیمونسٹ حکومت وہاں کی مسلمان آبادی کے اسلامی اور تاریخی تشخص کو طاقت کے ذریعے ختم کرنے کی جارحانہ پالیسی پر گامزن ہے اور جو بھی اس دینی اور تہذیبی خودکشی کے لیے تیار نہ ہو اسے ملک چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے ۔ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ہمارا فرض ہے اور یہ جلسہ عام مسلمان حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کسی تاخیر کے بغیر اس معاملے میں وہ دخل دیں اور ان وحشیانہ کارروائیوں کو فی الفور رکوائیں ۔ اور جن لوگوں کو جلاوطنی پر مجبور کیا گیا ہے انہیں عزت کے ساتھ واپس اپنے گھروں میں آباد کرائیں ۔

افغانستان پالیسی

موجودہ وزیراعظم نے اقتدار سنبھالنے کے بعد اگرچہ یہ اعلان کیا تھا اور حال ہی میں اسے دہرایا ہے کہ پاکستان کی افغان پالیسی وہی ہے جو پہلے تھی اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی لیکن جب سے پیپلزپارٹی برسرِاقتدار آئی ہے جہادِ افغانستان کی تائید و حمایت کے لئے موجودہ وفاقی حکومت کے جذبہ و عزم اور تائید و حمایت میں سابقہ حکومت کے مقابلہ میں نمایاں کمی آگئی ہے ۔ پہلی مرتبہ یہ صورتِ حال پیدا ہوئی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان نے روس سے مل کر ایک ایسی قرارداد منظور کرائی ہے جسے نجیب حکومت نے پسند اور مجاہدین نے ناپسند کیا ہے ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکی اثر کے تحت حکومتِ پاکستان نے مجاہدین کو حالات کے سپرد کر کے ایک وسیع البنیاد حکومت کے کھوکھلے نعرے کے پیچھے پناہ لے لی ہے ۔ حکومت کی اس پالیسی سے روس کی پٹھو نجیب حکومت کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں ۔ اور میدان روس اور بھارت کے پروپیگنڈہ اور سازشوں کے لئے خالی ہو گیا ہے۔

افغانستان کی جنگ آزادی لڑنے والے تمام عناصر افغانستان کی عبوری حکومت میں شامل ہیں ۔ اس حکومت میں اگر کوئی اضافہ ہو گا بھی تو وہ جزوی ہو گا جس سے اس کی بنیادی ہیئت ترکیبی تبدیل نہیں ہوگی نہ ہونی چاہیئے کیونکہ اس میں بنیادی اور بڑی تبدیلی جہادِ افغانستان کے تمام مقاصد اور قربانیوں کو ضائع کر دینے اور جیتی ہوئی بازی کو دانستہ ہار دینے کے مترادف ہو گا جس کے نتیجے میں پاکستان کے دفاع اور عالمِ اسلام کے مفادات کو نقصان پہنچے گا۔ لہٰذا جماعتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اہلِ پاکستان کا یہ عظیم الشان جلسہ عام مطالبہ کرتا ہے کہ:

۱ ۔ افغانستان کی عبوری حکومت کو فی الفور تسلیم کر کے دوسرے تمام ممالک سے اسے تسلیم کرانے کے لئے ایک پرزور سفارتی مہم چلائی جائے ۔ اس مہم میں یہ بات تمام ممالک کے ذہن نشین کرائی جائے کہ جب تک کابل میں روس کی قائم کردہ حکومت موجود ہے عملاً روس کا قبضہ جاری ہے ۔

۲ ۔ روس اور بھارت کی سازشوں کو ناکام بنانے اور روس کو معقولیت کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کرنے کے لئے مجاہدین کی حسب سابق بھرپور امداد اور تائید جاری رکھی جائے ۔ یہ جلسہ عام اعلان کرتا ہے کہ ہم مکمل فتح اور ایک اسلامی حکومت کے قیام تک مجاہدین کی پوری تائید و حمایت جاری رکھیں گے ۔ نیز یہ جلسہ عام قوم سے بھی ایسی ہی حمایت کی اپیل کرتا ہے ۔

فلسطین کی آزادی

فلسطین کی آزادی کا مسئلہ پوری ملّتِ اسلامیہ کے لیے ایک زبردست چیلنج بن چکا ہے ۔ پوری ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے قبلۂ اوّل اور سرزمین انبیاءؑ کو صہیونی غاصبوں کے چنگل سے آزاد کرائے ۔

جماعتِ اسلامی کے نزدیک آزادی فلسطین کا واحد راستہ جہاد ہے ۔ چنانچہ جماعت کا یہ جلسۂ عام اس تحریکِ جہاد کی بھرپور حمایت کرتا ہے جو دو سال سے فرزندانِ فلسطین نے شروع کر رکھی ہے ۔ یہ جلسہ عام ان فلسطینی مجاہدین کو جو اپنی قوّتِ ایمان اور جذبۂ شہادت کے بل پر امریکہ اور یہودیوں کے ٹینکوں اور توپوں کا مقابلہ کیے جا رہے ہیں ، خراجِ تحسین پیش کرتا ہے ۔ ان نوجوانوں کا ہتھیار اینٹ اور پتھر ہیں ،ان کے مورچے مسجدیں ہیں اور ان کی للکار نعرۂ تکبیر ہے۔ اس بے مائیگی اور بے بسی کے باوجود انہوں نے اسرائیل کو لرزہ براندام کر رکھا ہے۔

یہ جلسۂ عام ہر اس کوشش کو مسترد کرتا ہے جو تحریکِ جہاد کو سبوتاژ کرنے والی ہو ۔ یہ تحریکِ جہاد اگر جاری رہی تو انشاءاللہ نہ صرف غزہ کی پٹی اور مغربی کنارہ آزاد ہو جائے گا ، بلکہ پورے فلسطین سے اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ختم ہو جائے گا ۔ ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فلسطین کی تحریکِ جہاد کی بھرپور تائید و حمایت کریں۔ یہ ان کا شرعی فرض بھی ہے اور عزت و آبرو کا راستہ بھی ۔